عبرانیوں اور عام خطوط

Dr. Sid Buzzell
Experience: Dean of Our Daily Bread University.

تعارف

اس سبق میں ہم عبرانیوں اور عام خطوں کی کتاب کا جائزہ لیں گے۔

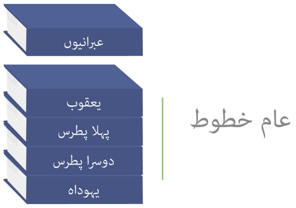

عبرانیوں

عبرانیوں پہلی کتاب ہے جس کو ہم اس سبق میں دیکھتے ہیں ، اپنے وصول کنندگان کا نام نہیں لیتی لیکن اس" کے مواد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ یہودی مسیحیوں کو لکھی گئی تھی۔ ابتدائی مخطوطات میں عنوان موجود ہے, "" عبرانیوں کو"" اور مُصنف نے پُرانے عہد نامے کے کرداروں کو آباؤاجداد کہا ہے۔ اُس نے عبرانی روایات کے بے شمار حوالہ جات بھی دیئے اور فرض کیا کہ ان کے پڑھنے والے ان سے واقف ہیں۔ یہ بات محفوظ طور پر اخذ کی جاسکتی ہے کہ یہ خط یہودی مسیحیوں کی ایک مخصوص جماعت کو ، شاید روم کے شہر میں لکھا گیا تھا۔ کیوں کہ یروشلم اور اس کی یہودی ہیکل کی تباہی کا کوئی حوالہ نہیں ہے ، اس لئے یہ خط شاید AD 70 سے پہلے لکھا گیا تھا۔ مصنف اپنی شناخت نہیں کرتا ہے۔ تصنیف کے سوال کو طے کرنے کے لیے ثبوت کے ساتھ کوئی نام نہیں مِلتا ، اور اسی طرح عبرانیوں کو کس لکھا اس کا بہترین جواب یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے۔

کتاب کا مقصد ان یہودی مومنوں کو مسیح اور اس کی طرز زندگی کے ساتھ جارحانہ طور پر اپنے تعلقات کو" آگے بڑھانے کی ترغیب دینا تھا۔ رومن سلطنت میں مسیحیوں کی مخالفت کی جارہی تھی اور ان پر ظلم و ستم ڈھا رہا تھا اور اس کی وجہ سے ایک مسیحی کی حیثیت سے زندگی مشکل ہوگئ تھی۔ لیکن رومیوں کے ذریعہ ستائے جانے کے علاوہ ، ان مومنین کو اپنے ساتھی یہودیوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا---- اور ان میں سے بہت سے لوگوں نے بظاہر یہودیت کی طرف واپس جانے پر غور کیا۔

عبرانیوں میں پانچ مختلف حوالوں سے ان قارئین کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ یسوع مسیح کی پیروی" میں ان کے وفادار رہیں۔ باب 1 میں یسوع کے بارے میں خدا کے آخری مُکاشفہ کے طور پر ایک اعلیٰ نظریہ پیش کرنے کے بعد ، مصنف نے متنبہ کیا ہے "" اِس لِئے باتیں ہم نے سُنِیں اُن پر اَور بھی دِل لگا کر غَور کرنا چاہِئے تاکہ بہ کر اُن سے دُور نہ ہوجائیں "" (عبرانیوں 2 باب 1-4 کو دیکھیں)۔ عبرانیوں میں مسیح پر ایمان چھوڑنے کے خلاف چار دیگر انتباہات ہیں 3: 12–14؛ 4: 1–12؛ 5: 11–6؛ 8؛ 10: 26–31 ۔ یہ حوالہ جات اس بات کی بصیرت فراہم کرتے ہیں کہ مصنف کتنا فکرمند تھا کہ اس کے پڑھنے والے مسیح کے پیروکاروں کی حیثیت سے نہیں جی رہے تھے۔ کتاب کا سب سے بڑا خیال یہ ہے کہ ہمیں جارحانہ طور پر مسیح کا پیچھا کرنا چاہئے کیونکہ وہ جو زندگی پیش کرتا ہے وہ کسی بھی اور انتخاب سے بالاتر ہے۔ یہودیت کے لئے یسوع کو ترک کرنا ، یا کسی بھی متبادل طریقہ زندگی کی طرف جانا، بے وقوفانہ اور تباہ کن ہوگا۔

ان یہودی مسیحیوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہوئے مصنف نے ایک غیر معمولی پریشانی کا سامنا" کیا کہ انہیں اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر واپس نہیں جانا چاہئے۔ عبرانیوں کا سابقہ طرز زندگی یہودیت تھا ، اور

© 2019 Our Daily Bread University. جملہ حقوق محفوظ ہیں

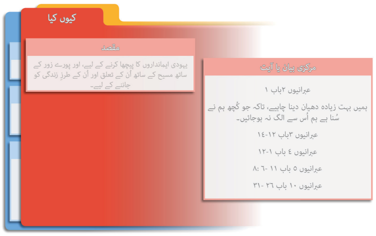

یہ خدا کی طرف سے آیا تھا۔ یہودی قارئین جنھوں نے مسیح کو ترک کیا تھا وہ اس طرزِ زندگی کی طرف لوٹ جائیں گے جو خدا نے شریعت اور انبیاء کے ذریعہ نازل کیا تھا۔ عبرانیوں کے مصنف کو یہودیت کو کُچلے کے بغیر مسیحت کو فروغ دینا تھا۔ اور اُس نے بلکل ایسا ہی کیا۔ عبرانیوں کا ابتدائی بیان یہودیت کی توثیق کرتا ہے "" اگلے زمانہ میں خُدا نے باپ دادا سے حِصّہ بہ حِصّہ اور طرح بہ طرح نبِیوں کی معرفت کلام کر کے"" (عِبرانیوں 1 باب 1)۔ اُس نے کہا کہ ہمارے یہودی باپ دادا نے جو یقین کیا وہ خدا کی طرف سے ہوا۔ "" اِس زمانہ کے آخِر میں ہم سے بَیٹے کی معرفت کلام کِیا""۔ تو وہی خدا جو باپ دادا سے بات کرتا تھا ، پھر بولا۔ پھر باقی عبرانیوں کے ذریعہ ، مصنف نے ظاہر کیا کہ جب خدا نے اپنے بیٹے میں دوبارہ بات کی ، انہوں نے ایک پیغام دیا جس میں ان وعدوں کو پورا کیا جو انہوں نے انبیاء کرام سے کیے اور یہودی آباؤ اجداد سے بات کی تھی۔ یہودیت خدا کا نزول تھا ، اور اس میں بہت سارے وعدے پیش گوئیوں میں تھے۔ وہ وعدے پورے ہوئے جب خدا نے اپنے بیٹے میں دوبارہ بات کی۔

عِبرانیوں کی دلیل تین تحریکوں میں تیار ہوتی ہے۔ سب سے پہلے ، یہ کرتا ہے کہ میسح اپنی ذات میں برتر ہیں (1: 1–4: 13)، دوسرا ، وہ اپنے کام میں برتر ہے (4: 14–10: 18)؛ اور ، تیسرا ، وہ جو زندگی پیش کرتا ہے اس میں وہ اعلی ہے (10: 19–13: 25)۔ مصنف کو ایک بھاری بوجھ محسوس ہوا جب اس نے اپنے ہمسایہ یہودی مومنین کو اپنی مسیحی زندگی میں جدوجہد کرتے ہوئے دیکھا۔ ایک مسیحی کی حیثیت سے زندہ رہنا مشکل تھا ، اور انہیں ہار ماننے کا خطرہ تھا۔ لیکن اس نے ان کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ مسیح کی پیش کردہ زندگی کی جارحانہ انداز میں پیروی کریں کیونکہ وہاں کوئی بہتر اور دوسرا راستہ نہیں ہے۔

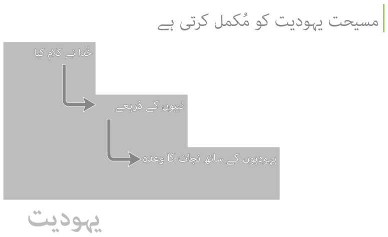

عبرانیوں ہمیں یسوع کی خِدمت کےبارے میں ہمارے سردار کاہن کی حیثیت سے تعلیم دیتا ہے اور ہمیں دعوت دیتا ہے۔ ""پَس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دِلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصِل کریں جو ضرُورت کے وقت ہماری مدد کرے"" (عبرانیوں 4 باب 16)۔ عبرانیوں نے بھی واضح طور پر وضاحت کی ہے کہ کیوں ہر مسیحی کو جارحانہ طور پر یسوع مسیح کے ساتھ اپنے تعلقات کو آگے بڑھانا ہے۔

یعقوب نئے عہد نامے میں پہلا عام خط ہے۔ یہ خط غالباً 50 صدی میں یروشلم کونسل سے پہلے لکھا گیا تھا اور عہد نامہ کی ابتدائی کتاب ہوسکتی ہے۔ بھاری ثبوت یہ کہتا ہے کہ مصنف ہمارے خُداوند کے بھائیوں میں سے ایک ہے۔ اس حقیقت نے یروشلم چرچ میں جیمز کے اختیار میں اہم کردار ادا کیا ، لیکن اس کا احترام یسوع کے ساتھ اس کے تعلقات سے زیادہ تھا۔ یہ اس کی متقی زندگی پر مبنی تھا۔ وہ خُدا میں بہت گہرا تھا۔ اُس نے یروشلم کونسل میں صدارت کی (اعمال 15: 1۔21) اور پولُس نے کلیسیا کے ستونوں میں سے ایک کے طور پر اس کا نام لیا (گلتیوں 2: 9)۔ اِس کا خط بڑی دلچسپی اور احترام کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

یعقوب

اس خط میں "" اُن بارہ قِبیلوں کو جو جا بجا رہتے ہیں سَلام پہُنچے۔"" (1: 1) مُخاطب کیا گیا ہے اور یہودیوں ایمانداروں کو مُخاطب کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بکھرے ہوئے تھے اس سے مراد یہودی فوج یا پوری یہودی رومن سلطنت میں بکھرے ہوئے ہیں۔ ان بکھرے ہوئے یہودیوں میں سے بہت سے یروشلم میں پینتکوست کے لئے جمع ہوئے تھے ، اور تین ہزار نے پطرس کی دعوت کو قبول کیا اور یسوع کا اپنا مسیحا مانا۔ اعمال 7 میں اِستِفنس کے سنگسار کرنے سے متعلق ظلم و ستم کے بعد باب 8: 1 اور 11: 19 میں بھی بکھرنے کے بارے میں موجود ہے۔ اس کے لکھنے کی ابتدائی تاریخ اس کے مندرجات کی مخصوص یہودی نوعیت کی طرف اشارہ کرتی ہے ، جس سے پتہ چلتا ہے کہ کلیسیا ابھی بھی بنیادی طور پر یہودی تھی۔

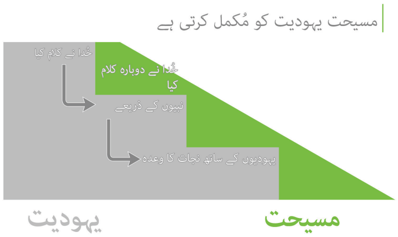

جیمز کا مقصد اس کے قارئین کو ان کی روز مرہ کی زندگی میں ان کے اعتماد کی مشق کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔1: 22 میں وہ ہم پر زور دیتا ہے کہ ہم خدا کے کلام سے جو کچھ جانتے ہیں اس پر عمل کریں۔ در حقیقت ، اس نے دعویٰ کیا کہ یہ یقین کرنا ایک دھوکہ ہے کہ بائبل کو صِرف سُننا (یا پڑھنا) ہی کافی ہے۔ اُس نے لِکھا""کِیُونکہ جو کوئی کلام کا سُننے والا ہو اور اُس پر عمل کرنے والا نہ ہو وہ اُس شَخص کی مانِند ہے

© 2019 Our Daily Bread University. جملہ حقوق محفوظ ہیں

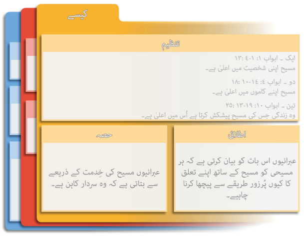

جو اپنی قُدرتی صُورت آئِینہ میں دیکھتا ہے"" (یعقوب 1: 22)۔ اور 2: 18 میں اس نے ایک ایسے عقیدے کی اہمیت پر روشنی ڈالی جو عمل پیدا کرتی ہے ""بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تُو تو اِیماندار ہے اور مَیں عمل کرنے والا ہُوں۔ تُو اپنا اِیمان بغَیر اعمال کے تو مُجھے دِکھا اور میں اپنا اِیمان اعمال سے تُجھے دِکھاؤں گا""۔ اس نے آیات 2: 26-14 میں سات بار بیان کیا کہ ایک ایسا عقیدہ جو عمل نہیں کرتا ہے وہ ایک مُردہ ایمان ہے۔ یعقوب میں بڑا خیال یہ ہے کہ جو ایمان کام نہیں کرتا وہ حقیقی ایمان نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف تھا کہ جن لوگوں نے ایمان کا استعمال کیا تھا جب وہ مسیح کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبول کرتے تھے ، وہ آج اس ایمان کے مطابق نہیں جی رہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ خدا نے کبھی بھی ہم سے اس معیار کے مطابق زندگی گزارنے کی توقع نہیں کی جب تک کہ ہم اس کی طاقت پر اعتماد کے ذریعہ زندگی گزارنے کی طرف راغب نہ ہوں۔ لہذا یعقوب ہمیں خدا کے کلام کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے کو کہتے ہیں اور پھر ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم صرف ایمان کے ذریعہ ہی ایسا کر سکتے ہیں۔

یعقوب کی کتاب کا خاکہ پیش کرنا تقریباً ناممکن ہے ، لیکن مصنف مخصوص حالات میں ہمارے ایمان کو" لاگو کرنے کے مختلف طریقوں پر توجہ دیتا ہے۔ باب 1 میں وہ ہمیں سکھاتا ہے کہ جب ہمیں زندگی کے دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ایمان میں فرق پڑنا چاہئے۔ باب 2 میں وہ ہمیں کہتے ہیں کہ احسان کا مظاہرہ نہ کریں اور ہمارا ایمان لوگوں کے بارے میں ہمارے نظریہ کو کس طرح بدلتا ہے۔ باب 3 ہمیں سکھاتا ہے کہ خدا کی قدرت اور حکمت پر اعتماد کو اپنی ناکامیوں پر کس طرح استعمال کرنا ہے۔ ہم اپنے طرز عمل پر قابو پانے میں قاصر ہیں اور ہمیں تبدیل کرنے کے لئے خدا کی قدرت پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ چوتھے باب میں ہم یہ سیکھتے ہیں کہ جھگڑوں سے بچنے کے لیے دوسروں کے ساتھ اپنے تعلقات پر اعتماد کا اطلاق کیسے کریں۔ اور باب5 میں وہ وضاحت کرتا ہے کہ کس طرح ایمان ہمیں اپنی گرتی ہوئی دنیا کی ناانصافیوں سے مایوسی اور حوصلہ شکنی سے بچاتا ہے۔ یعقوب سکھاتے ہیں کہ ہمارا معیارِ زندگی اس بات پر منحصر ہے کہ ہم ایمان کے ذریعہ زندگی گزار رہے ہیں یا نہیں۔

یعقوب کی ایمان اور کاموں کے بارے میں سخت تعلیم پولس کی اس تعلیم کے منافی ہے کہ ہم ایمان کے" ذریعہ بچائے گئے ہیں نہ کہ کاموں سے۔ لیکن پولس مسیحی بننے میں ایمان کے کردار کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ خدا نے اپنے فضل سے ہمیں بچایا ہے ، اور ہم اچھے کام کرکے بھی اسے کما نہیں سکتے ہیں۔ خدا نے اپنے فضل سے ہمیں بچایا ہے ، اور ہم اچھے کام کرکے بھی اسے کما نہیں سکتے ہیں۔ دوسری طرف یعقوب ، مسیحی ہونے میں ایمان کے کردار کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ آپ بغیر کام کے ایمان لاگو کرکے مسیحی بن جاتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کے پاس ایسا ایمان ہے جو کام نہیں کرتا ہے تو آپ مسیحی کی حیثیت سے زندہ نہیں رہ سکتے۔

ہم آج کے دور میں یعقوب کا استعمال ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ زندگی کے روزمرہ کے حالات میں خدا کی" محبت اور قدرت پر اپنے اعتماد کو کس طرح استعمال کرنا ہے۔ یعقوب کا پیغام یہ ہے کہ جب ہم خوشخبری کو قبول کرتے ہیں تو ایمان کا استعمال ایک وقت کا واقعہ نہیں ہوتا ہے۔ مسیحی کے لیے اعتقاد رکھنا مستقل حقیقت ہے۔

پہلا پطرس

نئے عہد نامے میں پطرس رسول نے پہلا اور دوسرا پطرس کے خطوط لِکھے۔ اُس کے رسول کے لقب نے اُس" کے الفاظ کو وزن دیا ، لیکن اس کی ہدایت کی تعریف کرنے کے لیے اُس کے پاس عنوان سے زیادہ تھا۔ اُس نے پینتکُست کے دِن ایک عظیم خُطبہ دیا جس کے وسیلے 3 ہزار لوگ مسیح کے پاس آئے۔ خدا کی قدرت کے ذریعہ اس نے معجزے کیے تھے۔ یہ وہ آدمی تھا جس کے وسیلے خدا نے پہلی غیر یہودی کلیسیا قائم کرنے کا اِنتخاب کیا تھا (اعمال 10۔11)۔وہ یروشلم کونسل میں ایک اہم ترجمان تھا (اعمال 15: 7۔11)۔ خدا کے ایک وفادار آدمی کی حیثیت سے اس کے قد نے ان کے خط کو عزت اور احترام دیا۔

© 2019 Our Daily Bread University. جملہ حقوق محفوظ ہیں

پطرس نے اپنے پہلے خط میں مُخاطب کیا ”" پطرس کی طرف سے جو یِسُوع مسیح کا رَسُول ہے اُن مُسافِروں کے نام جو پُنطُس ۔ گلتیہ ۔ کپّدُکیہ ۔ آسیہ اور بِتھُنیہ میں جا بجا رہتے ہیں"" (پہلا پطرس 1:1)۔ اس نے بے گھر یہودیوں کو لکھا جو ان غیر یہودی شہروں میں رہتے تھے۔ لیکن 2: 10 اور 4: 3 میں بیانات واضح طور پر غیر یہودی عیسائیوں کا بھی حوالہ دیتے ہیں۔

پولُس: ہم صرف فضل سے بچائے گئے ہیں کاموں سے نہیں۔

یعقوب: ایک دفعہ بچائے جانے کے بعد ایمان اعمال کے بغیر مُردہ ہے۔

خط کا بڑا خیال اِس کے آغاز میں پایا جاتا ہے اور آخر میں دہراتا ہے۔ جب پطرس نے اپنے ناظرین کو بکھرے“ ہوئے غیر ملکی قرار دیا تو ، انہوں نے مزید کہا ، ”"کون منتخب کیا گیا ہے؟"" اگرچہ وہ تکلیف میں مبتلا تھے ، لیکن اس نے انھیں یاد دلاتے ہوئے کہا کہ وہ خدا کے آدمی ہیں۔ پھر 1: 2 میں اس نے ایک سلام لکھا جو ستم ظریف لوگوں کو لکھا گیا اور اس وجہ سے یہ سِتم ظریفی لگتا ہے،"" خُدا اور ہمارے خُداوند یِسُوع کی پہچان کے سبب سے فضل اور اِطمینان تُمہیں زِیادہ ہوتا رہے""۔ واقعی کیا پطرس تو سنجیدہ ہے؟ پطرس مکمل طور پر سنجیدہ تھا ، اور اس کا خط ہمیں سِکھاتا ہے کہ کس طرح فضل اور سکون حاصل کیا جائے۔ اور اسے پوری طرح سے حاصل کیا جائے. چاہے ہم بکھرے ہوئے اور بے گھر ہوں اور ظلم و ستم کا شکار ہوں۔ اپنی بات کو تقویت دینے کے لیے ، اس نے خط کا اِختتام کیا، ”"خُدا کا سَچّا فضل یِہی ہے۔ اِسی پر قائِم رہو"" (5: 12)۔ دو آیات کے بعد اُس کے اِختتامی الفاظ ”" تُم سب کو جو مسِیح میں ہو اِطمینان حاصِل ہوتا رہے"" (5: 14)۔

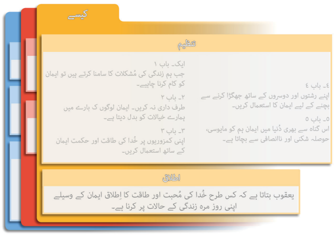

پطرس نے چار تحریکوں میں مُشکل کا شِکار مُقدسوں کے لئے اپنی ہدایات کا اہتمام کیا۔ پہلے اس نے ہمیں“ سکھایا کہ نجات ہماری زندگی کے وعدوں کو کس طرح تبدیل کرتی ہے (1: 1–2: 12)۔ اِس کے بعد اُس نے تکلیف میں بھی فرمانبرداری کے بارے میں سِکھایا (2: 13–3: 12) ، اور پھر اس نے ایک مسیحی کی حیثیت سے تکلیف کے موضوع پر بھی خطاب کیا (3: 13–4: 19)۔ اِس کا اِختتام خدا کے ریوڑ کے چرواہوں کو ہدایت کے ساتھ ہوا (5: 1–14)۔

جب مسیحی پریشانی کا شکار ہوتے ہیں ، یا جب ہم دوسروں کو دُکھ میں حوصلہ دیتے ہیں تو ، 1 پطرس“ ایک لازمی ذریعہ ہے۔ اس خط میں وہ ہمیں سکھاتا ہے کہ آخر تک برداشت سے زیادہ کام کرنا ہے۔ وہ ہمیں سکھاتا ہے کہ کس طرح تکلیف خدا کے فضل و کرم اور پورے پیمانے پر سکون حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

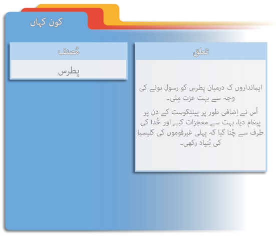

پطرس کا دوسرا خط 68 صدی سے پہلے لکھا گیا ، جو اس کی موت کا سال تھا۔ 1 پطرس کی طرح ، یہ ایک عام“ خط ہے اور کسی خاص کلیسیا کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ ”"اُن لوگوں کے نام جِنہوں نے ہمارے خُدا اور مُنّجی یِسُوع مسِیح کی راستبازی میں ہمارا سا قِیمتی اِیمان پایا ہے"" (1:1)۔ اس کا مرکزی خیال 1 پطرس سے دہرایا گیا ہے ”"خُدا اور ہمارے خُداوند یِسُوع کی پہچان کے سبب سے فضل اور اِطمینان تُمہیں زِیادہ ہوتا رہے"" (1: 2)۔ اگرچہ تھیم اسی طرح کا ہے ، لیکن مقصد بدل گیا ہے۔ اس کے پہلے خط کے بعد سے ، اس نے جہاں حزب اختلاف سے خطاب کیا تھا وہ گرجا گھروں کے باہر سے اندر چلا گیا تھا ، اور وہ یہ خط مومنوں کو جھوٹے نبیوں اور اساتذہ سے مقابلہ کرنے میں مدد کرنے کے لئے لکھ رہا تھا جنھوں نے مختلف جماعتوں میں گھس گھسے تھے۔ انہوں نے اپنے پڑھنے والوں کو متنبہ کیا کہ یہ جھوٹے اساتذہ ہیں ”" اور جِس طرح اُس اُمّت میں جھُوٹے نبی بھی تھے اُسی طرح تُم میں بھی جھُوٹے اُستاد ہوں گے جو پوشیدہ طَور پر ہلاک کرنے والی بدعتیں نِکالیں گے اور اُس مالِک کا اِنکار کریں گے جِس نے اُنہیں مول لیا تھا اور اپنے آپ کو جلد ہلاکت میں ڈالیں گے۔ اور بہُتیرے اُن کی شہوت پرستی کی پیَروی کریں گے جِن کے سبب سے راہِ حق کی بدنامی ہوگی"" (2: 1- 2)۔

پطرس نے اپنے مقصد کو 3: 1- 2 میں تحریر کیا، ”اَے عزِیزو! اَب مَیں تُمہیں یہ دُوسرا خط لِکھتا ہُوں اور یاد دِہانی کے طَور پر دونو خطوں سے تُمہارے صاف دِلوں کو اُبھارتا ہُوں۔ کہ تُم اُن باتوں کو جو پاک نبیوں نے پیشتر کہِیں اور خُداوند اور مُنّجی کے اُس حُکم کو یاد رکھّو جو تُمہارے رَسُولوں کی معرفت آیا تھا“۔

پیٹر کو یقین تھا کہ جھوٹے اساتذہ کے ذریعہ دھوکہ دہی کا تریاق خدا کی حقیقی تعلیم کا جارحانہ تعاقب“ تھا۔ اس مختصر خط میں بکھرے ہوئے بیانات خدا کے کلام کی سچائی اور طاقت اور اس کے لوگوں کو اچھی

© 2019 Our Daily Bread University. جملہ حقوق محفوظ ہیں

طرح جاننے کی ضرورت کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس مختصر خط میں تین تحریکیں ہیں۔

پیٹر خدا کے کلام کی سچائی پر ہمارے اعتماد کی تصدیق کرتے ہوئے شروع کرتا ہے۔ باب 2 میں وہ جھوٹے اساتذہ کی فحاشی اور ان کے پیش کردہ خطرات کو بیان کرتا ہے۔ باب 3 مسیح کی واپسی پر توجہ مرکوز کرکے حق اور گمراہی پر دائمی نظر ڈالتا ہے۔ وہ اپنی کتاب کا اِختتام اِس بات سے کرتا ہے "" پَس اَے عزِیزو! چُونکہ تُم اِن باتوں کے مُنتظِر ہو اِس لِئے اُس کے سامنے اِطمینان کی حالت میں بے داغ اور بے عَیب نِکلنے کی کوشِش کرو"" (3: 14)۔ دوسرا پطرس اس بات کی واضح بصیرت پیش کرتا ہے کہ غلط تعلیمات کس طرح نقصان دہ ہوسکتی ہیں اور ہمیں التجا کرتا ہے کہ غلطی سے بچنے کے لیے خدا کی سچائی کا مطالعہ کرنے میں مستعد رہیں۔ آخری باب میں ، پطرس ہمیں سچائی پر بہت ضروری نظریہ پیش کرتا ہے اور یسوع کی واپسی کی اُمید پر ہماری توجہ مَرکُوز کرتا ہے۔

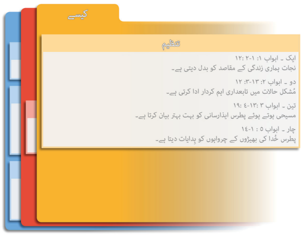

یہوداہ سبق کی آخری کتاب جس کا ہم جائزہ لے رہے ہیں ، یہ بھی 2 پطرس کی طرح ہے۔ شواہد سے ہمیں یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑتا ہے کہ یعقوب کی طرح مصنف بھی مسیح کے بھائیوں میں سے ایک تھا۔ اِس کی تحریر کے بارے میں کچھ کہتے ہیں 65 ء کے اوائل اور دیگر 80 ء کے اوائل پر اِتفاق کرتے ہیں۔

ہم یہوداہ کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں۔ اگر وہ در حقیقت مسیح کا بھائی تھا ، جس کا نام متی 13:55 میں درج تھا ، تو بس اتنا ہی ہم ان کے بارے میں جانتے ہیں ، سوائے اس کے کہ اس نے عہد نامہ کی ایک نئی کتاب لکھی۔ یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ یہوداہ اور مسیح کے باقی بھائیوں نے زمین پر اپنی خدمت کے دوران مسیح کی پیروی نہیں کی (یوحنا 7: 10-3)۔ یہ عین ممکن ہے کہ اس نے مسیح کے دعوؤں کو اپنی مصلوبیت اور قیامت کے بعد قبول کیا ہو۔

اِس خط کی پہلی آیت میں مُخاطب کیا گیا ہے"" یہُوداہ کی طرف سے جو یِسُوع مسِیح کا بندہ اور یَعقُوب" کا بھائِی ہے اُن بُلائے ہُوؤں کے نام جو خُدا باپ میں عزِیز اور یِسُوع مسِیح کے لِئے محفُوظ ہیں""۔ اس میں مقام یا نسل کا کوئی اشارہ نہیں ہے ، اس لیے امکان ہے کہ یہ ہر جگہ کے مومنین کو دیا گیا تھا۔ یہود کا بیان کردہ مقصد سیدھا ہے ""اَے پیارو! جِس وقت مَیں تُم کو اُس نِجات کی بابت لِکھنے میں کمال کوشِش کر رہا تھا جِس میں ہم سب شرِیک ہیں تو مَیں نے تُمھیں یہ نصِیحت لِکھنا ضرُور جانا کہ تُم اُس اِیمان کے واسطے جانفِشانی کرو جو مُقدّسوں کو ایک ہی بار سَونپا گیا تھا"" (آیت 3)۔

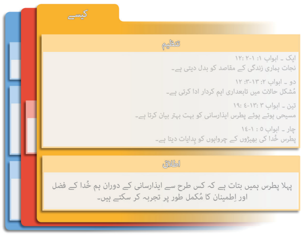

یہوداہ کو ان جھوٹے اساتذہ سے ہونے والے نقصان سے بہت پریشانی تھی کہ وہ ""مجبور محسوس ہوا"" کہ وہ اپنے قارئین کو اس عقیدے کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دے۔ یہ جھوٹے اساتذہ چُھپ چُھپ کر کلیسیا میں چلے گئے تھے اور اگر ان کا مقابلہ نہ ہوا تو تباہی مچا دیں گے۔ اس کا بڑا خیال یہ ہے کہ غلطی کا مقابلہ کرنے کا بہترین طریقہ سچائی کو زندہ کرنا ہے۔

یہوداہ نے آیات 1–3 میں اپنے مقصد کی ایک مختصر وضاحت کے ساتھ اپنا خط کھولا۔ پھر آیات 4- 16 میں" اس نے کلیسیا کے لئے مذہبی افراد سے لاحق خطرے کو بیان کیا۔ اُس نے نصیحت کے ساتھ آیات 25-17 میں اِختتام کیا ،""مگر تُم اَے پیارو! اپنے پاک ترِین اِیمان میں اپنی ترقّی کر کے اور رُوحُ القُدس میں دُعا کر کے۔ اپنے آپ کو خُدا کی محبّت میں قائِم رکھّو اور ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے ہمارے خُداوند یِسُوع مسِیح کی رحمت کے مُنتظِر رہو (یہوداہ 1 باب 20 -21)""۔ یہوداہ کا مشورہ ، کہ غلطی سے معذور ہونے کا تریاق خدا کی سچائی پر چلنا ہے ، یہ ہر دور کے لئے بہت اہم ہے۔ خدا کے کلام میں اس کی عظیم شراکت اور نظریاتی نرمی کے خلاف انتباہ ہے۔

© 2019 Our Daily Bread University. جملہ حقوق محفوظ ہیں